© rasailojaraid.com

نذرانۂ عقیدت

بحضور قائدِ شریعت

قاضی عبد الحلیم کلاچوی
نائب مہتمم مدرسہ عربی نجم المدارس کلاچی

حضرت اقدس امیر المومنین فی الحدیث امیر شریعت حضرت شیخؒ پر آج سے ٹھیک تیرہ ۱۳ برس قبل جب کہ احقر مادر علم حقانیہ میں حضرت کے پاؤں میں بیٹھتا تھا۔ اس وقت کا قصیدہ مدحیہ ہے۔ پرانے کاغذات میں ایک بوسیدہ خدام الدین کے ٹائیٹل (آخری صفحہ) پر شائع شدہ صورت میں مل گیا۔ پرانی یاد تازہ ہوگئی۔ اور حقانیہ کے لیل ونہار آنکھوں میں گھومنے لگے اور حال کچھ اس طرح کا ہوگیا جس کی تصویر عربی شاعر نے اس طرح کھینچی ہے! ؎

وجرالدمع یجری بالنہ لاقی — وبدر ابصر یجری فی المحاق
وللاخر بالقلب اجتماع — ینادی ابہ رحی علی الفراق

مسندِ علم و عمل کا پاسباں تُو ہی تو ہے
گلشنِ دین و ادب کا پاسباں تُو ہی تو ہے

پیکرِ علم و حیا کہنا تجھے ہی زیب ہے
یادگارِ حضرت عثمانؒ اب تو ہی تو ہے

پست و بالا کے لئے یکساں تیری ذات ہے
ہر کسی کا ایک سا مشفق رہا تُو ہی تو ہے

تیری مجلس میں نہیں دیکھا تمیز رنگ و بو
کل جہاں کا ایک سا ابرِ کرم تُو ہی تو ہے

درس تیرے میں بھرا ہے رنگ انور شاہؒ کا
شیخ مدنیؒ کی امانت کا امیں تُو ہی تو ہے

تو نے سکھلائے ہمیشہ علم و حکمت کے رموز
دورِ حاضر کا غزالی سب کے ہاں تُو ہی تو ہے

تُو نے سمجھائے ہمیشہ دین و دانش کے اصول
فقہ حنفی کا حقیقی ترجماں تُو ہی تو ہے

دل سے کہتا ہوں تصنع سے تجھے صد بیر ہے
ظلمتوں میں شمع کا فوری رہا تُو ہی تو ہے

ہاں نہیں ہے آج تیری فقہ و دانش کی مثال
فقہ نعماں کا امیں اور خوشہ چیں تُو ہی تو ہے

انقلابی قافلہ سوئے حرم اب ہے رواں
قالبِ محمودؒ میں روح رواں تُو ہی تو ہے

صد سکوں مجھ کو میسر ہے سمیع کو دیکھ کر
جس کا ہر قول و عمل اور سہارا تُو ہی تو ہے

تو نے قائم کر دیا ہے اپنے ہاں اک "دیوبند"
سب اکابر کی توجہ کی جگہ تُو ہی تو ہے

کاش اس ناچیز پر پڑتی کبھی تیری نظر
میرے سب امراضِ باطن کی دوا تو ہی تو ہے

© rasailojaraid.com